ذکرِ حسن رحمۃ اللہ علیہ بریلوی
تصنیف
اقبال احمد اختر القادری
رضا اکیڈیمی
رجسٹرڈ لاہور
(پاکستان)

ذکرِ حسن بریلوی
رحمۃ اللہ علیہ
(سوانح)
تصنیف
اقبال احمد اختر القادری
رضا اکیڈمی
رجسٹرڈ لاہور

سلسلہ مطبوعات نمبر ۷۷

نام کتاب	ـــــــــ	ذکر حسن بریلوی علیہ الرحمۃ
تصنیف	ـــــــــ	اقبال احمد اختر القادری
تصحیح	ـــــــــ	محمد افسر خان القادری
ناشر	ـــــــــ	رضا اکیڈمی رجسٹرڈ لاہور
کمپوزنگ	ـــــــــ	ایم یو کمپوزنگ سنٹر
	ـــــــــ	ہجویری مارکیٹ 115 میکلوڈ روڈ لاہور
مطبع	ـــــــــ	احمد سجاد آرٹ پریس موہنی روڈ لاہور
ہدیہ	ـــــــــ	دعائے خیر بحق معاونین رضا اکیڈمی لاہور

☆ ...... عطیات بھیجنے کیلئے ...... ☆

رضا اکیڈمی اکاؤنٹ نمبر38 / 938 حبیب بینک

وسن پورہ برانچ لاہور

بذریعہ ڈاک طلب کرنے والے حضرات ــــــ روپے کے ٹکٹ ارسال کریں

☆ .... ملنے کا پتہ .... ☆

رضا اکیڈمی رجسٹرڈ مسجد رضا محبوب روڈ چاہ میراں' لاہور پاکستان

کوڈ نمبر54900 فون نمبر7650440

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ وَرَّخَ مُؤْمِنًا فَكَاَنَّمَا اَحْيَاهُ (الحدیث) تذکرہ جلیلہ

ترجمہ : جس نے مومن کی تاریخ لکھی (یعنی حالات قلمبند) کیئے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے اسے زندہ کر دیا۔

جناب اقبال احمد اختر القادری صاحب نے یہ فریضہ سرانجام دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بھائی کے حالات تحریر کر کے گویا احیائے حسن رضا کر دیا۔

نیز موصوف نے آپ کے بارے میں مختلف حضرات کے تاثرات بھی نقل کیئے ہیں جس سے صاحب تذکرہ کی شخصیت واضح طور پر متعارف ہو جاتی ہے اللہ جل جلالہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے

نیز اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ تعالیٰ کے تعارف کے ساتھ ساتھ آپ کے علمی متعلقین کا تذکرہ بھی ازحد ضروری امر تھا۔ جبکہ مولانا حسن رضا رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کے بڑے بھائی ہیں اور عالم دین عاشق رسول شاعرانہ مزاج کے مالک ہیں جیسا کہ آئندہ سطور میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے بحمد اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت کے فریضہ کو سرانجام دینے کی سعادت رضا اکیڈمی کو حاصل ہو رہی ہے قارئین حضرات کو دعا اور تعاون سے کسی بھی وقت غفلت اختیار نہیں کرنی چاہیے۔

محترم حاجی مقبول احمد ضیائی صاحب

انتہائی لگن سے اس کام حسن میں رات دن مشغول رہتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اگر معاونین خلفاء پر خلوص ملتے رہے تو یہ کام تا دیر جاری رہے گا اللہ تعالیٰ مکمل طور پر ترقی عطا فرمائے۔

محمد یٰسین قادری شطاری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۸ جنوری ۱۹۹۴ء ۲۶ شعبان ۱۴۱۴ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تقدیم

علامہ محمد عبدالوہاب القادری الرضوی

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم علماء دین و اساطین اسلام کے تذکروں کا مطالعہ کریں' اللہ کے محبوب بندوں کا ذکر ان کی محبت سے ناشی ہے اور اللہ کے محبوب بندوں کی محبت کی علامت ہے اور محبت محبوب تک لے جانے کی مضبوط راہ ہے۔۔۔۔۔ اسی لئے ارشاد ہوا کہ صادقین کے ساتھ ہوجاؤ۔۔۔۔ چنانچہ صادقین' صالحین' عارفین کی معرفت لازم اور ضرور' جس کے لئے ان کے تذکروں کا مطالعہ لازم۔۔۔۔۔

عالم اسلام کی فقید المثال ہستی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا ملجانا ماونا مرشدنا امام احمد رضا خاں صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر تقریباً نصف صدی گزری ان کی دینی' ملی اور علمی خدمات سے زمانہ ناواقف تھا۔۔۔۔۔ پھر لاہور کی مرکزی مجلس رضا نے اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے عالم کو روشناس کرانا شروع کیا۔۔۔۔۔ پھر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا قائم ہوا تو انہوں نے پیغام رضا کو نئے انداز سے بین الاقوامی سطح پر پھیلایا اور برابر اسی میں لگے ہوئے ہیں اور لائق

صد مبارکباد ہیں۔۔۔۔۔ حضرت علامہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب طال اللہ عمرہ' اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خزائن العرفان و مخزن ایمان کے انمول ہیرے نکالتے اور پھیلاتے ہی چلے جارہے ہیں۔۔۔۔۔ **فجز اکم اللہ احسن الجزا فی الدنیا والاخرہ**۔۔۔۔۔ اور لائق صد بوسہ نگاری ہیں وہ قلم رجال عظیم الجلال حضرت مولانا محمد اقبال احمد اختر القادری' صاحب کمال طال العمرہ' جن کی تحریر دلپذیر شہد کی طرح شیریں اور مفید تر مال شفاء الناس' انداز بیاں' سکہ کا نشان' اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔۔۔۔۔ موصوف سلمہ نے حضرت مولانا استاذ زمانہ علامہ نگانہ حضرت حسن رضا خان علیہ الرحمہ جن کا تفصیلی ذکر کسی رسالہ میں نہیں البتہ اجمالا اور مختصرا جرائد اور رسائل میں مسطور۔۔۔۔۔ موصوف طال اللہ عرہ نے ان بکھرے موتیوں کو یکجا فرمایا اور مالا بنا دیا۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ عزوجل ان کی سعی مسعود کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کو اس سے فائد پہنچائے' آمین۔۔۔۔۔

وصل اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد و الہ و اصحابہ و بارک وسلم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

سگ بارگاہ رضا

ابوالرضا محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی غفرلہ

۹' رجب المرجب ۱۴۱۴ھ

۲۳' دسمبر ۱۹۹۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ذکر حسن بریلوی علیہ الرحمتہ

حضرت استاذ زمن مولانا حسن رضا خاں حسن بریلوی قدس سرہ ۲۳ ربیع الاول ۱۲۷۶ھ یکم اکتوبر ۱۸۵۹ء میں بھارت کے شہر علم و فن بریلی شریف میں پیدا ہوئے ------ آپ کے والد ماجد صاحب حضرت علامہ نقی علی خان بریلوی اور برادر اکبر حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی قدس سرہم وقت کے جلیل القدر عالم، عارف کامل اور صاحب تصنیف کثیرہ تھے ------ آپ کا خاندان علم و فضل اور زہد و تقویٰ کی دولت سے مالا مال تھا------ آپ کے خاندان کو شعر و ادب خصوصاً نعت گوئی سے فطری تعلق تھا------ حضرت حسن بریلوی کو بھی شعرو شاعری کا شوق ابتدائی عمر ہی سے تھا------

آپ نے خاندانی روایات کے مطابق سب سے پہلے علوم دینیہ کی جانب توجہ دی ------ اور والد ماجد حضرت علامہ نقی علی خان بریلوی اور برادر اکبر حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہم سے علوم دینیہ کی تکمیل کی ------ شاعری کا شوق تو تھا ہی جب سن شعور کو پہنچے تو فصیح الملک مرزا داغ دہلوی کی شاگردی میں رہ کر اس ذوق کی تکمیل کی ------ شروع شروع میں آپ نے

غزل ----- مثنوی ------ رباعی ----- تاریخ ------ قصائد و مناقب غرض ہر صنف میں طبع آزمائی کی ----- غزل گوئی میں آپ نے مرزا داغ دہلوی کی صحبت سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور بہت جلد اس میں اپنا ایک مقام پیدا کر لیا----- آپ کے استاد، داغ دہلوی کو آپ سے خاص انس تھا وہ پیار میں آپ کو "پیارے شاگرد" کہہ کر پکارتے تھے----- چنانچہ حسن بریلوی ایک جگہ فرماتے ہیں-----

پیارے شاگر تھا لقب اپنا
کس سے اس پیار کا مزا کہئے؟

غزلوں پر مشتمل آپ کا دیوان ثمر فصاحت ۱۹۰۱ء میں مطبع اہلسنت بریلی سے شائع ہوا-----

جس زمانے میں حضرت حسن بریلوی نے شاعری میں قدم رکھا------ اس زمانے میں ہر دلعزیز اور مقبول صنف شاعری "غزل" اوج ثریا پر تھی------ چنانچہ حضرت حسن بریلوی نے زمانے کی مروجہ روش کے مطابق شاعری کی ابتداء غزل ہی سے کی پھر اپنے برادر گرامی قدر کی صحبت کے فیض سے نعت گوئی کی جانب مائل ہوئے گویا بارگاہ رسالت سے لطف و کرم کے سائل ہوئے-----

کھیل بگڑا ناؤ ٹوٹی میں چلا
اے مرے والی بچا، فریاد ہے!

حضرت امام احمد رضا نے جب حضرت حسن بریلوی کی صدا سنی تو یوں تسلی دی

فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیرالبشر کو خبر نہ ہو

پھر ۱۳۲۵ھ میں بلاوا آگیا اور آپ اپنے عیال کے ساتھ حج بیت اللہ شریف اور زیارت درحبیب ﷺ سے مشرف ہوئے، واپس لوٹے تو دنیا بدل چکی تھی

——— صرف مدینہ اور تاجدار مدینہ کے ہو کر رہ گئے——— یاد مدینہ حسرت مدینہ اور رفعت و شان مدینہ کو حضرت حسن بریلوی اپنے دل کی زبان سے یوں بیان کرتے ہیں———

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ
سب کہ جنتیں ہیں نثار مدینہ

رگ گل کی جب نازکی دیکھتا ہوں
مجھے یاد آتے ہیں خار مدینہ

رہیں ان کے جلوے بسیں ان کے جلوے
مرا دل بنے یادگار مدینہ

جدھر دیکھیے باغ جنت کھلا ہے
نظر میں ہیں نقش و نگار مدینہ

شرف جن سے حاصل ہوا انبیاء کو
وہی ہیں حسن افتخار مدینہ

حضرت حسن بریلوی کا شمار نعت گو شعراء کے علاوہ اپنے وقت کے معروف علمائے دین میں بھی ہوتا ہے آپ نے تبلیغ دین کا فریضہ بھی انجام دیا اور باطل فرقوں کے خلاف نظم و نثر میں بہت کچھ تحریر کیا——— آپ کی تصنیف میں درج ذیل قابل ذکر و لائق مطالعہ ہیں :

۱——— تزک مرتضوی دراثبات تفضیل شیخین۔

۲——— نگارستان لطافت در ذکر میلاد شریف

۳——— اثبات مسئلہ قربانی

۴——— آئینہ قیامت

۵——— دین حسن

۶——— وسائل بخشش

۷——— ذوق نعت (نعتیہ دیوان)

۹——— قند پارسی کلام مجاز فارسی

۱۰——— صمصام حسن بروا بر فتن

۱۱——— رد ندوہ

آپ کے دامن سے وابستہ رہنے والے درج ذیل شعراء کافی مشہور ہیں :

——— حکیم سید برکت علی نامی ——— منشی دوارکا پرشاد حلم بریلوی

——— حافظ وہاج احمد محشر——— سید محمود علی عاشق

——— منشی ہدایت یار خان قیس ——— منشی اختر حسین اختر

——— محمد حسین اثر بدایونی ——— حکیم سید مسعود غوث فیض

——— منشی مظہر حسین مظہر——— منشی اعجاز احمد قیصر مراد آبادی و غیرہم

حضرت حسن بریلوی بڑے زمیندار تھے——— معاشی طور پر فارغ البال تھے——— آپ نہایت ذہین اور ذکی تھے——— طبیعت میں شوخی، شگفتگی اور زندہ دلی کوٹ کوٹ کر بھری تھی——— آپ کا خاندان تو علم و فضل، تقویٰ، پرہیزگاری، حریت پسندی اور ولائے رسول مقبول ﷺ میں مقبول تھا، آپ کے بڑے بھائی امام وقت حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی بہت بڑے عاشق رسول تھے اور زمانے کے مجدد تھے ——— آپ بھی خدا پرستی اور سرکار مدینہ سے عشق و محبت و اتباع رسول میں مشہور ہیں——— چنانچہ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کے تلمیذ مولانا منور حسین سیف الاسلام ایک جگہ بیان کرتے

ہیں ـــــــ

حضرت حسن بریلوی کا ہمیشہ سے یہ مبارک دستور تھا کہ مسجد کے سامنے ایک بڑا مضبوط لکڑی کا موٹا تختہ چار لوہے کہ پایوں پر رکھا ہوا تھا یہ عام سڑک تھی اس پر حسن بریلوی تشریف رکھتے تھے ـــــ جب کسی مسافر یا راہ گیر کو غریب یا مجبور سمجھتے تو اس کا حال دریافت کرتے' اس کی امداد فرماتے' غریبوں اور بیواؤں سے کرایہ وصول نہ فرماتے تھے ـــــ نماز ایسے خلوص سے پڑھتے کہ اکثر اوقات ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہوجاتی ـــــ جب مسجد سے تمام نمازی چلے جاتے تو آپ بعد میں مسجد سے باہر نکلتے ـــــ اگر کوئی مسافر نظر آتا تو اسے اپنی بڑی بیٹھک میں نہایت آرام سے جگہ دیتے ـــــ بیٹھک میں اچھے خاصے پلنگ بستروں سمیت اور بیٹھنے کے لئے مونڈھے بھی رکھے ہوتے تھے ـــــ نماز اشراق' چاشت اور تہجد کے پابند تھے' یہ خاندان مہمان نوازی اور فیاضی میں بھی مشہور تھا ـــــ حسن بریلوی مہمان کی خاطر مدارت میں بھی کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے تھے ـــــ مہمان جب ہوتا تو اپنے طرف سے کچھ نقدی بھی اسے پیش کرتے تھے کہ اس رقم کی اپنے چھوٹے بچوں کے لئے کوئی چیز لیتے جانا ـــــ

اس خاندان کی مہمان نوازی آج بھی اسی طرح قائم و دائم ہے کہ ابھی گزشتہ دنوں حضرت صاحبزادہ مولانا وجاہت رسول قادری مدظلہ (صدر' ادارہ تحقیقات امام احمد رضا' کراچی) ایک سیمنار میں شرکت کی غرض سے بھارت کے شہر لکھنؤ گئے' وہاں حضرت حسن رضا بریلوی کے بھائی حضرت امام احمد رضا خان

بریلوی کے نبیرہ شیخ الاسلام فقیہ اسلام' تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان الازہری مدظلہ بھی مدعو تھے ـــــ جب ان کو پاکستان کے اس مہمان کی اطلاع ہوئی تو وہاں سے اپنے ساتھ بریلی تشریف لے گئے' اپنے دو تکدہ پر ٹھہرایا اور خوب مہمان نوازی کی' پھر رخصت پر تقریباً ۳۷ نادر و نایاب کتب کے مسودات (عکسی) تحفتہ کے طور پر عنایت فرمائے ـــــ

حضرت حسن بریلوی فن تاریخ گوئی میں بھی کمال رکھتے تھے ـــــ کئی بزرگوں کے مادہ ہائے تاریخ وفات برجستہ نکالے' چنانچہ جب آپ کے استاد مرزا داغ دہلوی کا انتقال ہوا تو تاریخ وفات کہی جس کا مطلع و مقطع مندرجہ ذیل ہے ـــــ

گئے جنت کو حضرت استاد
غم فرقت کا حال کیا کہئے
مرگ استاد کی حسن تاریخ
داغ نواب مرزا کہئے

۱۳۲۲ھ

مشہور نعت گو شاعر حضرت محسن کاکوروی کی "مثنوی شفاعت و نجات" کی تاریخ یوں کہی ـــــ

حسن اپنے محسن کو ہو کچھ ثنا
جو احسان حسن طبیعت کا ہو
شفاعت کا لکھا ہے احوال خوب
بیان کیونکر اس کی فصاحت کا
دعائیہ تاریخ میں نے کہی
یہ اچھا ذریعہ شفاعت کا ہو

اپنی کتاب "نگارستان لطافت" کی تاریخ طباعت اس طرح کہی ـــــ

یہ چند ورق نعت کے لایا ہے غلام
انعام کچھ اس کا مجھے اے بحر سخا دو
میں کیا کہوں میری ہے یہ حسرت یہ تمنا
میں کیا کہوں مجھ کو یہ صلہ دو وہ صلہ دو
تم آپ میرے دل کی مرادوں سے ہو واقف
خیرات کچھ اپنی مجھے اے بحر عطا دو
ہیں یہ سن تالیف فقیرانہ صدا میں
والی میں تصدق مجھے مدحت کی جزا دو

قطب زماں حضرت شاہ آل رسول مارہروی قدس سرہ کی تاریخ وفات کہی جس کا مطلع و مقطع یہ ہے-----

اچھے کے پیارے میرے سارے
باہر ہیں بیان سے ان کے مناقب
میں نے کہی یہ تاریخ رحلت
قطب المشائخ اصل مطالب

۱۲۹۶ھ

حضرت حسن بریلوی کو صحافت سے بھی دلچسپی تھی، ان کا ذاتی پریس تھا----- ان کی نگرانی میں "ماہنامہ بہار بے خزاں" اور ہفت روزہ "روزافزوں" شائع ہوتے تھے----- آپ کے پریس کا نام مطبع اہلسنّت تھا-----

آپ نے ۳ شوال المکرم ۱۳۲۶ھ ر ۹-۱۹۰۸ء میں وصال فرمایا اور بریلی شریف کے قبرستان میں مدفون ہوئے-----

حضرت حسن بریلوی کو ممتاز اہل علم و دانشور اور شعراء کرام نے خراج

تحسین پیش کیا ہے جس کا ہم مقالہ کے آخر میں ذکر کریں گے-----

حضرت حسن بریلوی پر کئی حضرات نے لکھا ہے مگر کوئی خاطر خواہ کام نہ ہو سکا ضرورت تھی کہ حضرت حسن رضا بریلوی پر کوئی فاضل تحقیقی کام شروع کرے تاکہ حضرت حسن بریلوی کی شخصیت نکھر کر سامنے آ سکے----- چنانچہ اس سلسلے میں حال ہی میں ایک اہم پیش رفت ہوئی ہے جس کا انکشاف محترم پروفیسر وسیم بریلوی (صدر، شعبہ اردو، روہیل کھنڈ یونی ورسٹی، بریلی) نے اپنے حالیہ دورۂ پاکستان کے موقعہ پر ایک ملاقات میں کیا کہ حضرت حسن رضا بریلوی پر روہل کھنڈ یونی ورسٹی بریلی سے پروفیسر موصوف کی نگرانی میں ایک فاضلہ درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ (Ph.d) کر رہی ہیں----- ۱۹۹۲ء کے شروع میں ان کا رجسٹریشن بھی ہوگیا ہے-----

"مولانا حسن رضا بریلوی اور ان کی شاعری"

بھارت کے ایک فاضل اسعد بدایونی نے ۱۹۸۵ء میں مسلم یونی ورسٹی، علی گڑھ سے "داغ دہلوی کے اہم تلامذہ" کے عنوان پر مقالہ لکھ کر ایم فل کی ڈگری حاصل کی----- اس میں موصوف مقالہ نگار نے داغ دہلوی کے گیارہ اہم تلامذہ کا تذکرہ کیا ہے اور ان کے کلام کے نمونے بھی پیش کئے ہیں، اس میں حضرت حسن رضا بریلوی کا ترتیب کے حساب سے تیسرے باب میں بھرپور تذکرہ

ہے ــــــ

ــــــ ۱۹۸۷ء میں لاہور کی "مجلس سخن" کے زیر اہتمام حضرت حسن بریلوی کی یاد میں لاہور انٹرنیشنل ہوٹل' میں ایک کانفرنس بعنوان "تذکار نعت گستر" منعقد ہوئی جس میں حضرت حسن بریلوی کے فکر و فن پر مضامین و مقالہ پڑھے گئے اور بعض مشہور نعت خواں حضرات نے ان کا نعتیہ کلام سنایا ــــــ اس کانفرنس میں پڑھے گئے مضامین کو "ماہنامہ نعت" لاہور نے اپنے خصوصی نمبر "حسن بریلوی کی نعت" شمارہ جنوری ۱۹۹۰ء میں بہت شاندار طریقے سے شائع کیا ہے ــــ اس میں درج ذیل عنوانات ہیں :

۱ ــــ نعت حسن پر ایک طائرانہ نظر' از حزیں کاشمیری

۲ ــــ "ذوق نعت" کا شاعر' از اصغر حسین خان نظیر لودھیانوی

۳ ــــ حسن رضا بریلوی کی نعت گوئی ' از پروفیسر ڈاکٹر سید اختر جعفری

۴ ــــ حضرت حسن بریلوی اور ان کی شاعری ' از تنسیم الدین احمد

۵ ــــ محبت کا شاعر ' از راجا رشید محمود

۶ ــــ نعت حسن کے چند متفرق اشعار

کراچی کے ایک پبلیشنگ ادارے "مدینہ پبلیشنگ کمپنی" نے آپ کے نعتیہ دیوان "ذوق نعت" کو حضرت علامہ شمس بریلوی مدظلہ کے مقالہ "ذوق نعت پر ناقدانہ نظر" کے ساتھ شائع کیا ہے ــــ

ایک ہندو فاضل لالہ سری رام نے اپنی کتاب "خمخانہ جاوید" میں حضرت حسن بریلوی کا بھرپور اور بہتر انداز میں تذکرہ کیا ہے ــــ

بھارت سے ماہنامہ "سنی دنیا" بریلی شریف کے ایڈیٹر محب مکرم مولانا شہاب

الدین رضوی مدظلہ کا مکتوب گرامی محررہ ۲ مئی ۱۹۹۲ء موصول ہوا ــــ موصوف "استاد زمن نمبر" نکالنے کی تیاری کر رہے ہیں ــــ

پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتحپوری (چیف ایڈیٹر اردو ڈکشنری بورڈ' پاکستان) نے اپنی کتاب "اردو کی نعتیہ شاعری" میں پروفیسر ڈاکٹر نفیس سندیلوی نے رسالہ "نگار" کے "داغ نمبر" میں' مولانا حسرت موہانی نے اپنی تصنیف "نکات سخن" میں' اور اصغر حسین خاں نظیر لدھیانوی نے اپنی کتاب "شعر سخن" میں حضرت حسن بریلوی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے اور ان کے کلام کی خصوصیات پر روشنی ڈالی ہے ــــ

تاثرات

حضرت امام احمد رضا بریلوی

مولانا کافی اور حسن میاں کا کلام اول سے آخر تک شریعت کے دائرہ میں ہے' ان کو میں نے اصول نعت گوئی بتادئے ہیں' ان کی طبیعت میں ان کا ایسا رنگ رچا کہ کلام ہمیشہ اسی معیار اعتدال پر صادر ہوتا ــــ جہاں شبہ ہوتا مجھ سے دریافت کرلیتے' ہندی نعت گو شعراء میں ان دو کا کلام ایسا ہے ــــ باقی اکثر دیکھا گیا ہے کہ قدم ڈگمگا جاتا ہے ــــ حقیقتاً نعت شریف لکھنا نہایت مشکل ہے جس کو لوگ نہایت آسان سمجھتے ہیں ــــ اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے ــــ اگر بڑھتا ہے الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور اگر کمی کرتا تو تنقیص

ہوتی ہے"——— (ماہنامہ نعت لاہور، خصوصی نمبر "حسن رضا کی نعت" صفحہ ۳۳)

○

نواب مرزا داغ دہلوی

حضرت حسن بریلوی نے ایک مرتبہ نواب مرزا داغ دہلوی کو اپنے بھائی حضرت امام احمد رضا بریلوی کی نعت شریف کا یہ مطلع سنایا———

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں

تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

تو نواب دہلوی نے بہت تعریف کی اور اظہار حیرت بھی کیا——— وہ حضرت حسن بریلوی کی نعتیہ شاعری کی بھی تعریف کرتے تھے اور یہاں تک کہا ہے کہ

"اگر میں نعتیہ شاعری کرتا تو حسن کو اپنا استاد بناتا"

وہ ان کی بہاریہ شاعری کے بھی مداح تھے———

(ماہنامہ فاران، کراچی شمارہ ستمبر ۱۹۷۳ء، صفحہ ۴۴ ہر ماہنامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شمارہ دسمبر ۱۹۹۱ء صفحہ ۵-۸۴)

○

ماہر القادری

"مولانا احمد رضا خاں کے چھوٹے بھائی مولانا حسن رضا بڑے خوش گو شاعر تھے"——— (ماہنامہ فاران، کراچی شمارہ ستمبر ۱۹۷۳ء، صفحہ ۵-۴۴)

○

راجا رشید محمود

(ایڈیٹر، ماہنامہ نعت لاہور)

"حضرت حسن رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ مشہور عالم دین اور بہت بڑے شاعر تھے——— وہ اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی اور داغ دہلوی کے چہیتے شاگرد تھے——— حسن رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ مالک و مختار ہر عالم ﷺ کے ایک جلیل القدر مدحت نگار ہیں——— وہ ڈوب کر نعت کہتے ہیں——— ان کے قلب و ذہن پر صاحب اختیار سید والا تبار ﷺ کی عظمت نقش ہے——— حسن رضا بریلوی بڑے پکے اور سچے مومن ہیں، اور الفت حضور ﷺ کے گیت دل کے ساز پر گاتے رہتے ہیں———

موت آجائے مگر آئے نہ دل کو آرام

دم نکل جائے مگر نکلے نہ الفت تیری

(ماہنامہ نعت لاہور، شمارہ جنوری ۱۹۹۰ء، صفحہ ۱، ۳۹، ۳۸)

○

حزین کاشمیری

"موصوف (حسن بریلوی) زبان و بیان کی ان تمام باریکیوں سے کماحقہ واقف ہیں جو کسی بھی بڑے فن کار کے لئے ضروری ہیں——— آپ کی نعت حشو و زوائد سے پاک ہے——— تنافر جلی و خفی نام کو بھی نہیں——— قافیہ و ردیف کے جملہ رموز سے آگاہ ہیں——— الفاظ کا دروبست مصرعوں کی سادگی اور چستی کے ساتھ ان کے کمال فن کا پتا دیتا ہے——— نہ کہیں جھول نہ ضعف خاتمہ——— سلاست زبان و تذوت ادا کے عناصر پر کہیں دور گہرائیوں

میں چھپے ہوئے جذبات میں گھل مل کر عجب سماں باندھ رہے ہیں جیسے ایک نعت کا یہ مطلع ـــــــ

سر صبح سعادت نے گریباں سے نکالا
ظلمت کو ملا عالم امکاں سے نکالا

(ماہنامہ نعت' لاہور' شمارہ جنوری ۱۹۹۰ء' صفحہ ۷-۶)

○

پروفیسر ڈاکٹر سید اختر جعفری

آپ نے نعت گوئی میں علم بیان اور صنائع بدائع کے استعمال کا التزام کیا ہے ـــــ آپ کی نعت میں صنعت تجنیس' صنعت اشتقاق' صنعت تلمیح' صنعت تضاد اور صنعت مراعاۃ النظیر کا خوبصورت استعمال ملتا ہے جس نے آپ کے کلام کو چار چاند لگا دیے ہیں ـــــ صنعت تجنیس نام کی مثال ملاحظہ ہو ـــــ

آتا ہے فقیروں پر انہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتا کا بھلا ہو
دے ڈالیے اپنے لب جاں بخش کا صدقہ
اے چارہ دل' درد حسن کی بھی دوا ہو

(ماہنامہ نعت لاہور' شمارہ جنوری ۱۹۹۰' صفحہ ۲۸)

○

علامہ شمس الحسن شمس بریلوی

حسن مرحوم نے جس ماحول میں آنکھ کھولی تھی وہاں کی فضاء میں عشق

رسول اور محبت نبی ﷺ کے ایمان پرور نغمات رچ بسے تھے ـــــ جس برادر گرامی کی صحبت ان کو نصیب ہوئی وہ رسول مکرم ﷺ کے ایسے گدائے غاشیہ بردوش تھے کہ کیا مجال کہ سوئے ادب تو معاذاللہ بڑی بات ہے شان رسالت کے غیر شایان کلمات کے ادائگی کس کی مجال تھی کہ ان کے حضور میں کرسکے ـــــ وہ عظیم ہستی جس کے ورد زبان ہمیشہ یہ رہا

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

اس عظیم ہستی نے آداب نعت سے جناب حسن کو واقف کیا اور محبت رسول میں شائستگی گفتار کے انداز سکھائے ـــــ ظاہر ہے اس استاد کی صحبت میں کبھی جس کی زبان کی دھوم تمام ہندوستان میں تھی ـــــ جناب حسن کبھی ان آداب کو نہ بھولے ـــــ زبان کی لذت کے ساتھ شائستگی گفتار اور انداز بیاں ملاحظہ فرمایئے ـــــ

جلوہ یار ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا
حسرتیں آٹھ پہر تکتی ہیں رستا تیرا
وہ جس کی نظر میں صحرائے مدینہ کا یہ احترام ہو کہ
خار صحرائے نبی پاؤں سے کیا کام تجھے
آ مری جان میرے دل میں ہے رستا تیرا
وہ عالم دیوانگی میں بھی ان حدود سے باہر قدم نہیں رکھ سکتا

(ذوق نعت پر ناقدانہ نظر' مطبوعہ کراچی' صفحہ ۱۱-۱۰)

○

پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتحپوری

چیف ایڈیٹر، اردو ڈکشنری بورڈ، کراچی، پاکستان)

مولانا احمد رضا کے چھوٹے بھائی حسن رضا بھی صاحب دیوان شاعر ہیں—— حسن رضا کا رنگ سخن بھی قریباً وہی ہے جو ان کے بڑے بھائی کا ہے—— دونوں بھائیوں کی نعتوں میں جو چیز خاص طور پر متاثر کرتی ہے، وہ سادگی صفائی بیان کے ساتھ ساتھ ان کے جذبات عشقیہ کی وہ شدت ہے جو سید عالم سے ان کے والہانہ لگاؤ کا ثبوت ہر قدم پر مہیا کرتی ہے۔(اردو کی نعتیہ شاعری، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۳ء)

○

پروفیسر ڈاکٹر نفیس سندیلوی

حاجی مولانا حسن رضا خان کو شعر و سخن کا طبعی اور فطری ذوق تھا—— غیر معمولی ذہانت اور ذکاوت کے مالک تھے—— مزاج میں شوخی اور شگفتگی اور زندہ دلی تھی—— حضرت داغ کے ارشد تلامذہ میں شمار تھا—— نعتیہ کلام میں ان کا دیوان "ذوقِ نعت" یادگار ہے—— (ماہنامہ نعت لاہور، شمارہ جنوری ۱۹۹۰ء صفحہ ۳۔۳۲)

○

○

اصغر حسین خان نظیر لدھانوی

آپ کے کلام کی بڑی خوبی مضمون آفرینی ہے—— حسن رضا کی نعتوں میں ندرت خیال بھی ہے اور حقیقت آرائی بھی—— حسن رضا ہر شعر میں موقع کی اہمیت اور نزاکت کے مطابق نہایت مناسب و موزوں الفاظ اور برمحل محاورات استعمال کرتے ہیں—— تشبیہات نہایت لطیف اور عام فہم ہیں—— اس لئے ان کا کلام فصاحت اور بلاغت کا خزینہ بن گیا ہے——
(نظیر لدھیانوی، شعر حسن، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء)

○

حضرت حسن رضا بریلوی کے اساتذہ، ان کے معاصرین اور دیگر ممتاز شعراء و اسکالرز کی ان آراء سے یہ حقیقت واضح طور پر عیاں ہے کہ آپ کا شمار اساتذہ فن میں نمایاں ہے——

حسن نعت و چنیں شیریں بیانی
تو خوش باشی کہ کردی وقت ماخوش

اقبال احمد اختر القادری، کراچی۔
ذیقعد ۲۹ ۱۴۱۲ھ
(۲ جون ۱۹۹۲ء)

ماخذ

۱۔ حسن رضا بریلوی، ذوقِ نعت، مطبوعہ کراچی

۲۔ شمس بریلوی، علامہ، ذوقِ نعت پر ناقدانہ نظر، مطبوعہ کراچی

۳۔ محمد مرید احمد چشتی، خیابانِ رضا، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء

۴۔ محمد مرید احمد چشتی، جہانِ رضا، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۱ء

۵۔ نظیر لدھیانوی، شعرِ حسن، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء

۶۔ حسن رضا بریلوی، ثمرِ فصاحت، مطبوعہ بریلی ۱۹۰۱ء

۷۔ لالہ سری رام، خمخانہ جاوید، مطبوعہ

۸۔ فرمان فتحپوری، پروفیسر ڈاکٹر، اردو کی نعتیہ شاعری مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء

۹۔ ماہنامہ نعت لاہور، خصوصی شمارہ "حسن رضا کی نعت" شمارہ جنوری ۱۹۹۰ء

۱۰۔ ماہنامہ فاران کراچی، شمارہ ستمبر ۱۹۷۳ء

۱۱۔ ماہنامہ اعلیٰحضرت بریلی، شمارہ دسمبر ۱۹۹۱ء

۱۲۔ سالنامہ معارفِ رضا، کراچی شمارہ ہشتم ۱۹۸۸ء

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

کیا شان شہنشاہِ کونین نے پائی ہے
ختم آپ کی ہستی پہ ہر ایک بڑائی ہے

ہر ایک فضیلت کے ہیں مظہرِ کامل وہ
کیا ذاتِ شہِ والا خالق نے بنائی ہے

کون اُن کے برابر ہو کون اُن کے مماثل ہو
ایسی تو کوئی ہستی آئے گی نہ آئی ہے

جنّت کا تصوّر اب کیا آئے مرے دل میں
تصویر مدینے کی آنکھوں میں سجائی ہے

آزادِ دو عالم ہے وہ کاظمیِ مسکیں !
آقائے دو عالم سے لَو جس نے لگائی ہے

○